اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”اچھے بُرے اخلاق“(part 04)

حکایت:(۳۷) **رنگین گیدڑ(Colourful Jackal)**

ایک گیدڑ(Jackal) کو مور(Peacock) کی طرح رنگ برنگ نظر آنے کا شوق ہو گیا جس کو پورا کرنے کی وہ بہت کوششیں کرتا لیکن ہر مرتبہ ناکام ہو جاتا۔ ایک بار پھر نصیب آزمانے گھر سے نکل پڑا، سارا دن جنگل(Jungle) میں گھومتا رہا مگر مور بننے کا کوئی طریقہ ہاتھ نہ آیا۔ شام کے وقت مایوس ہو کر گھر لوٹنے لگا تو راستے میں اسے ایک بڑا سا مٹکا(مٹی کا برتن Pitcher) نظر آیا۔ قریب جاکے دیکھا تو مٹکا رنگوں سے بھرا ہوا تھا۔ گیدڑ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے اس میں کُود گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے رنگ برنگا ہو گیا۔ جب دوسرے دن کا سورج طلوع ہوا تو وہ گیدڑ خود کو مور سمجھ کر دوسرے گیدڑ دوستوں سے جدا ہو کر ناز نخرے سے چلنے لگا۔ اس پر اس کے ایک دوست نے کہا: ارے بھائی! مور بننا چھوڑ دے اور خود کو گیدڑ مان لے، اوپر رنگ لگانے سے کوئی مور نہیں بن جاتا۔ کچھ دیر بعد جنگل میں تیز بارش شروع ہو گئی جس سے اس مور نُما گیدڑ کے سارے رنگ(Colours) اُتر گئے اور اسے سب کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔

پیارے بچّو! اللہ پاک نے ہمیں جس طرح کی شکل و صورت دی ہے اس پر راضی رہنا چاہیے۔ ہمیں پیدا کرنے والا مہربان مالِک و مولیٰ ارشاد فرماتا ہے(تَرجَمۂ کنز الایمان): بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔(پ30، التین:4) اللہ پاک نے ہمیں انسان بنایا اس بات پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنی حیثیت اور حقیقت کو نہیں بھولنا چاہیے۔ ہمیں ایسی چیزوں کے پیچھے اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہیے جو نہ دنیا کے لئے اور نہ آخرت کے لئے فائدہ مند ہوں۔(رجب المرجب 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

----

www.farzuloom.net

حکایت:(۳۸) **چیتے کی موت**

ایک ہَرے بَھرے جنگل میں تمام جانور خوش وخُرَّم زندگی گزار رہے تھے کوئی کسی کو تکلیف نہیں دیتا تھا، اس جنگل میں ہرن اور ہرنی کا ایک جوڑا بھی رہتا تھا۔ جن کا ایک پیارا سا بچّہ بھی تھا۔ ایک دن یہ تینوں اکٹھے گھاس (Grass) کھا رہے تھے کہ ایک چیتے (Cheetah) پر ان کی نظر پڑی جو ان کی طرف دیکھتے ہوئے وہاں سے گزر گیا۔ گھاس چَر لینے کے بعد ہرن اور ہرنی آرام کرنے لگے اور بچّہ اپنی مستی میں مگن اُچھل کُود میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر بعد طوطوں (Parrots) کے شور مچانے پر ہرنی کی آنکھ کھلی تو دیکھتی ہے کہ اس کا بچّہ وہاں سے غائب ہے۔ وہاں موجود طوطوں اور مُرغ کے بتانے پر معلوم ہوا کہ ان کے بچّے کو چیتا لے گیا ہے۔ اپنی پریشانی کے حل کے لئے بے چارے ہرن اور ہرنی جنگل کے بادشاہ شیر (Lion) کے پاس گئے۔ جانوروں کی موجودگی میں شیر (Lion) نے ہرن سے پوچھا: تمہارے بچّے کو لے جانے والا کون تھا؟ ہرن: مجھے پورا یقین ہے کہ میرے بچّے کو چیتا اُٹھا لے گیا ہے، جس کے گواہ وہاں موجود طوطے اور مُرغ ہیں۔ شیر نے ہرن کی بات سننے کے بعد ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا کہ سب جانور جانتے ہیں کہ چیتا میرے خاندان (Family) سے ہے لیکن اسے اپنے کئے کی سزا ملے گی۔ اس کے بعد شیر نے حکم دیا کہ جنگل کے تمام جانور ہاتھی کی سربراہی میں چیتے کو پہاڑ (Mountain) سے نیچے پھینک دیں۔

پیارے بچّو! ہمیں سب کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہر کام میں انصاف (یعنی جو جس کا حق ہے اسے دینا) ضروری ہے، چاہے اس کی وجہ سے ہمیں خود کو ہی نقصان کیوں نہ ہو رہا ہو۔ (شوال المکرم 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

حکایت:(۳۹) **سفید کبوتری**

نَدی کنارے واقع سرسبز وشاداب جنگل میں ایک سفید کبوتری اپنے اکلوتے بچے کے ساتھ پُرسکون زندگی گزار رہی تھی، کبوتری صبح سویرے اُٹھ کر اللہ پاک کی تعریف وثنا کرنے کے بعد دانے دُنکے کی تلاش میں نکل پڑتی، ایک روز کبوتری کھانا لے کر جیسے ہی واپس پہنچی تو ننھے کبوتر کو گھونسلے میں نہ پا کر پریشان ہو گئی، آس پاس ہر جگہ دیکھ لیا لیکن اس کا کہیں پتا نہ چلا۔ تھک ہار کر وہ ندی کنارے آ بیٹھی اور شدتِ غم سے رونے لگی کبوتری کو

روتا دیکھ کر ندی سے پانی پیتا خرگوش اس کے پاس آیا اور تسلی دیتے ہوئے رونے کی وجہ پوچھی، ننھے کبوتر کے غائب ہو جانے کی خبر سن کر خرگوش بولا: کبوتری بہن! رونے دھونے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے ننھے کبوتر کو تلاش کرنا چاہیے۔ کبوتری نے خرگوش کا شکریہ ادا کیا اور دوبارہ اپنے بچے کی تلاش میں نکل پڑی۔ کافی دیر تک جنگل میں ننھے کبوتر کو تلاش کرنے کے باوجود بچہ نہ ملا، تھکاوٹ اور غم سے بے حال ہو کر گھونسلے کا رخ کیا واپس پہنچی تو بچے کو گھونسلے میں بیٹھا دیکھ کر اس کی ساری تھکاوٹ اور پریشانی دُور ہو گئی، ننھے کبوتر کو پیار کرنے کے بعد اس سے پوچھنے لگی کہ تم کہاں چلے گئے تھے؟ کہنے لگا: میں جنگل کی سیر کرنے گیا تھا لیکن واپسی پر گھر کا راستہ بھول گیا تھا، کافی دیر تک تلاش کرتا رہا لیکن نہیں ملا۔ آخر خرگوش انکل مجھے مل گئے اور یہاں تک پہنچا گئے۔

پیارے بچّو! کبھی بھی گھر سے باہر اکیلے مت جائیں، اپنے امی ابو یا بڑے بھائی کے ساتھ جائیں۔ کوئی ساتھ جانے والا نہ ہو تو گھر والوں کو ضرور بتا کر جائیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں! تاکہ آپ کی غیر موجودگی سے وہ پریشان نہ ہوں۔ (ذی الحجۃ الحرام 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

حکایت: (۴۰) گیدڑ کا شور (Jackal's Howl)

ایک جنگل میں اُونٹ (Camel) اور گیدڑ (Jackal) رہتے تھے۔ ان کی آپس میں دوستی تھی۔ ایک دن گیدڑ اُونٹ کے پاس آکر کہنے لگا: دوست! ساتھ والے گاؤں میں تَربوز (Watermelon) کے کھیت ہیں، آؤ مِل کر کھاتے ہیں۔ اُونٹ اپنے دوست کی بات مان گیا اور اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر یہ دونوں تربوز کھانے میں مصروف ہوگئے۔ گیدڑ تربوز کھانے کے بعد شور مچانے لگا جسے سُن کر کھیت کا مالِک وہاں آ پہنچا۔ گیدڑ تو بھاگ نکلا مگر اُونٹ نہ بھاگ سکا اور مالِک کے ہاتھ آگیا جس کی وجہ سے اسے بہت مار کھانی پڑی۔ کچھ دیر بعد جب دونوں ملے تو اُونٹ نے ناراض ہوتے ہوئے گیدڑ سے کہا: تم نے یہ کیا حرکت کی تھی؟ تمہاری وجہ سے مجھے بہت مار کھانی پڑی۔ گیدڑ چالاکی سے کہنے لگا: کیا کروں! میں مجبور تھا کیونکہ میری عادَت ہے کہ تربوز کھا کر شور مچاتا ہوں۔ اس کی بات سُن کر اُونٹ خاموش ہوگیا۔ شام ہو چکی تھی، یہ دونوں واپَس جنگل کی طرف چل پڑے، جب

www.farzuloom.net

راستے میں نہر(Canal)آئی تو پچھلی بار کی طرح گیدڑ اُونٹ کی پیٹھ پر سُوار ہو گیا، جب دونوں نہر کے بیچ میں پہنچے تو اُونٹ نہر میں بیٹھنے لگا۔ گیدڑ چیخا: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ اس طرح تو میں ڈُوب جاؤں گا۔ اُونٹ بولا: بھائی! میری بھی عادَت ہے کہ تربوز کھانے کے بعد کچھ دیر پانی میں بیٹھتا ہوں۔

پیارے بچّو! کسی کو دھوکا دینا اچّھی بات نہیں ہے، اگر آج ہم کسی کے ساتھ دھوکا کریں گے تو کل کو ہمارے ساتھ بھی کوئی دھوکا کر سکتا ہے۔ سچ ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔(محرم الحرام 1441، ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

حکایت:(۴۱) بہرا مینڈک Deaf frog

ایک بہرا مینڈک (Deaf frog) اُچھلتے کُودتے گھر سے سیر کرنے نکلا۔ بارش کی وجہ سے ہر طرف ٹھہرا ہوا پانی اس کی خوشی بڑھا رہا تھا۔ اپنی مستی میں مگن مینڈک کُودتے کُودتے اچانک ایک گڑھے(Pit) میں گر گیا۔ وہاں پہلے سے دوسرے مینڈک کئی سالوں سے رہ رہے تھے۔ یہ مینڈک پہلے تو گھبرا گیا کہ کس جگہ آ گیا ہے! مگر رَفتہ رَفتہ جان گیا کہ کسی گڑھے میں گر کر پھنس گیا ہے۔ کچھ دیر بعد جب اس مینڈک نے باہر نکلنے کے لئے کوشش کرنا شروع کی تو اس گڑھے میں موجود دوسرے مینڈک ہنس ہنس کر اس سے کہنے لگے: ارے بھائی! اتنی محنت کیوں کر رہے ہو، اس کا کوئی فائدہ نہیں، ہماری عمریں اس گڑھے میں گزر گئیں مگر یہاں سے نہیں نکل پائے، تم بھی بات مان لو، محنت کرنا چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ رہنے کے لئے اپنا ذہن بنا لو۔ مگر نیا مینڈک چونکہ بہرا (یعنی اسے سُنائی نہیں دیتا) تھا، اس لئے کسی کی پرواہ کئے بغیر مسلسل باہر نکلنے کی کوشش میں لگا رہا۔ کافی بار گرنے کے بعد بالآخر وہ اس گڑھے سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ ہمت ہارنے والے دوسرے مینڈک وہیں قید رہ گئے۔

پیارے بچّو! اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں مسلسل محنت کرتے رہیں، ہمت نہ ہاریں۔ دوسروں کی ایسی باتیں جو ہمت توڑنے اور مایوسی والی ہوں، انہیں سننے سے اس مینڈک کی طرح بہرے ہو جائیں اور اپنے مقصد کو پانے میں مصروف رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ! ضرور کامیابی ملے گی۔(صفر المظفر 1441، ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

----

www.farzuloom.net

حکایت:(۴۲) **لالچ نے جان لے لی**

ایک پرندہ درخت کی شاخ پر بیٹھا تھا، اچانک اس کی نظر زمین پر بکھرے ہوئے دانوں پر پڑی جو دراصل ایک شکاری نے اُسے پکڑنے کے لئے پھیلائے تھے، دانوں کے لالچ نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ بغیر سوچے سمجھے زمین پر اُترا اور مزے سے دانے چُگنے لگا، ابھی اس نے چند دانے ہی کھائے تھے کہ ایک جال اُس پر گِرا اور وہ پرندہ اُس میں پھنس گیا۔ شکاری نے اسے پکڑا، ذَبح کیا اور بھون کر کھا گیا۔ اس کے بعد شکاری نے دوسرے پرندے کو پکڑنے کے لئے ایک اور جگہ دانے ڈالے مگر وہ پرندہ لالچ میں نہ آیا اور خطرے کو بھانپ (یعنی سمجھ) گیا، اُس نے جنگل کی راہ لی، یوں وہ شکاری کے جال میں پھنسنے سے بچ گیا۔ (مثنوی مولانا روم، ص293 ملخصاً وملتقطاً)

پیارے پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! دیکھا آپ نے کہ شکاری نے دانہ دونوں پرندوں کے لئے ڈالا مگر پہلا پرندہ لالچ میں آگیا اور بغیر سوچے سمجھے اسے کھانے کے لئے اُترا اور شکاری کا شکار ہو گیا، اس سے یہ مدنی پھول سیکھنے کو ملا کہ ہمیں کوئی بھی کام بغیر سوچے سمجھے نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہ کام کرنے سے پہلے اچّھی طرح غور کرلینا چاہئے کہ جو کام ہم کرنے جارہے ہیں کہیں اس میں ہمارا نقصان تو نہیں؟ مثلاً گلی محلے یا سفر وغیرہ میں اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی اجنبی شخص (یعنی جسے آپ نہ جانتے ہوں) سے کوئی ٹافی وغیرہ لے کر نہ کھائیں ہوسکتا ہے کہ اس میں بے ہوشی کی دوا (Medicine) ملی ہو جسے کھا کر آپ بے ہوش ہوجائیں اور وہ اجنبی آپ کو اغوا کر کے لے جائے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ جو کام ہم کرنے لگے ہیں وہ گناہ کا کام تو نہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ دیر کے مزے کی خاطر ہم شیطان کے جال میں پھنس کر اپنے ربعَزَّوَجَلَّ کو ناراض کردیں، جیسے کسی کا مذاق اُڑانے، نام بگاڑنے اور کسی کی چیز زبردستی کھاجانے میں مزا تو بہت آتا ہے لیکن ایسا کرنے سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی ناراض ہوتا ہے۔ (ذوالقعدہ الحرام 1438)

حکایت:(۴۳) **شیر اور ہاتھی**

ایک دفعہ جنگل کے بادشاہ شیر نے غُرور و تکبّر کے نشے میں مست ہو کر ہاتھی سے جھگڑا کرلیا، ہاتھی نے شیر کو مار مار کر لہولُہان کردیا، شیر بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگا۔ زخم زیادہ ہونے کی وجہ سے شیر کو صحّتیاب

ہونے میں کافی دن لگ گئے، ایک دن شیر پہاڑ پر کھڑا جنگل کا نظارہ کر رہا تھا کہ اُسے وہی ہاتھی نیچے سے گزرتا ہوا نظر آیا، بلندی کی وجہ سے ہاتھی اسے چھوٹا لگنے لگا اُس نے پہاڑ سے ہی ہاتھی کو للکار کر کہا: اب تُو میرے سامنے آ! پچھلا سارا حساب برابر کر دوں گا۔ ہاتھی نے شیر سے کہا: ”یہ تُو نہیں بلکہ پہاڑ کی بلندی بول رہی ہے“ اور چلتا بنا۔

پیارے پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! غرور و تکبّر کا انجام بُرا ہوتا ہے جیسا کہ اس حکایت میں شیر کے ساتھ ہوا، وہ تو جانور تھا لیکن ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انسان اور مسلمان ہیں، ہمیں تکبّر سے ضرور بچنا ہے۔ تکبّر کرنے والے کو اللہ تَعَالٰی پسند نہیں فرماتا۔ جب اللہ تَعَالٰی نے شیطان کو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، شیطان نے تکبّر کیا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تَعَالٰی نے اسے ہمیشہ کے لئے لعنتی (رحمت سے دور) کر دیا۔ لہٰذا ہمیں کبھی بھی کسی کو اپنے سے کمتر اور حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، کوئی امیر کسی غریب کو، ذہین نالائق کو، خوبصورت بد صورت کو، طاقت ور کمزور کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ دولت، ذِہانت، خوبصورتی اور طاقت سب اللہ تَعَالٰی کی دی ہوئی نعمتیں ہیں، اللہ تَعَالٰی جب چاہے ہم سے یہ نعمتیں واپس لے سکتا ہے۔ ہمیں اللہ تَعَالٰی کی ناراضی سے ڈرنا چاہیے اور تکبّر جیسی بُری صفت سے بچنا چاہیے اللہ تَعَالٰی ہمیں غرور و تکبّر سے محفوظ فرمائے اور عاجزی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(ذی الحجۃ الحرام 1438)

حکایت: (۴۴) مغرور چیونٹی اور چینی کا دانہ

ایک بوڑھی چیونٹی جس کا نام ڈولی تھا، غرور و تکبر کی وجہ سے اکیلی رہتی اور کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی۔ ایک دن دوپہر کے وقت اسے بھوک لگی، وہ کھانے کی تلاش میں گھر سے باہر نکلی تو راستے میں چینی کا ایک بڑا دانہ نظر آیا جسے دیکھتے ہی اس کے منہ میں پانی آگیا۔ بس پھر کیا تھا، وہ جلدی سے آگے بڑھی اور اسے اپنے گھر کی طرف کھینچنے لگی۔ اس دوران جو چیونٹی اس کے پاس سے گزرتی یہ تکبر کی وجہ سے اپنا منہ دوسری طرف

www.farzuloom.net

پھیر لیتی اور بات نہ کرتی، لیکن اتنا بڑا چینی کا دانہ اور اوپر سے تیز دھوپ! مغرور چیونٹی جلد ہی تھک گئی۔ اچانک اسے پڑوسن چیونٹی کے دو بچے چُنّو مُنّو اپنی جانب آتے دکھائی دیئے۔ جب وہ دونوں اس کے پاس پہنچے تو احتراماً اس کا حال چال پوچھا۔ اس نے بجائے جواب دینے کے تکبر کی وجہ سے منہ بنا کر کہا: "اونہہ" اور بڑبڑانے لگی: بڑے آئے حال پوچھنے! خیریت دریافت کرنے کے بہانے میرا چینی کا دانہ لینے کے چکر میں ہیں۔ ڈولی چینی کے دانہ کے ساتھ اپنے گھر کی طرف تھکی ہاری جارہی تھی۔ گھر سے تھوڑے فاصلے پر اس کا پیر مڑ گیا اور پاؤں میں موچ آگئی، درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ راستے میں ہی چینی کے دانے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اسی حالت میں اسے دوپہر سے شام ہوگئی۔ شام کو چُنو مُنو جب اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کر واپس آرہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ڈولی ابھی تک اپنے چینی کے دانے کے ساتھ راستے میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ جب وہ اس کے پاس سے گزر کر آگے جانے لگے تو ان کے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز آئی۔ دونوں نے گردن گھما کر اِدھر اُدھر دیکھا تو کوئی اور نظر نہیں آیا اچانک انہیں ڈولی کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو نظر آئے۔ دونوں آگے بڑھے اور بولے: ارے آنٹی! آپ کی آنکھوں میں یہ آنسو کیسے؟ ڈولی روتے ہوئے بولی: میرے پیر میں موچ آگئی ہے جس کی وجہ سے میں دوپہر سے یہیں بیٹھی ہوں اور گھر بھی نہیں جاسکتی۔ چُنو جلدی سے بولا: آپ فکر مت کریں، ہم دوسروں کو لے کر ابھی آتے ہیں۔ یہ کہہ کر دونوں گھر کی طرف بھاگے اور کچھ ہی دیر میں اپنی امی، باجی اور برابر والی خالہ (چیونٹیوں) کو لے کر آپہنچے۔ ان سب نے ڈولی کو اُٹھایا اور اس کے گھر لے آئے اور آرام سے لٹادیا۔ خالہ نے ڈولی کے پاؤں پر مرہم لگا کر پٹی باندھ دی، دوسری طرف چُنو مُنو چینی کے دانے کو اپنے دوستوں کے ساتھ اٹھالائے اور گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا، ڈولی اپنے پچھلے سلوک پر بہت شرمندہ تھی اور سب سے اپنے بُرے انداز کی معافیاں مانگنے لگی۔ سب نے اسے معاف کردیا، آج اسے معلوم ہوگیا کہ اچھے اخلاق اور ملنساری میں بہت فائدہ ہے، غرور و تکبر میں کچھ نہیں رکھا۔

پیارے پیارے مدنی مُنّو اور مدنی مُنّیو! ہمیں بھی اچھے اخلاق والا اور ملنسار ہونا چاہئے۔ سب سے مسکرا کر ملنا چاہئے، مسکرانا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے جبکہ غرور کرنا اور منہ چڑھا کر سب سے الگ تھلگ رہنا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ غرور و تکبر کی بری عادت سے خود کو

www.farzuloom.net

بچائیں اور اچھے اخلاق کو اپنائیں۔ (ذوالقعدۃالحرام1439)

حکایت:(۴۵) **نادان بکری(Witless goat)**

ایک لُومڑی(Fox)کُنویں(Well) میں گر پڑی۔ اس کی خوش قسمتی کہ کنویں کی گہرائی کم تھی اس لئے بچ گئی۔ اس نے اِدھر اُدھر بہت ہاتھ پیر مارے اور باہر نکلنے کی کوشش کی، لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ اتنے میں ایک پیاسی بکری(Thirsty goat)پانی پینے اس کنویں کے پاس آنکلی۔ لومڑی کو کنویں میں دیکھ کر بکری بولی: بہن! خیریت تو ہے؟ لومڑی نے جواب دیا: ہاں بہن! خیر ہی ہے۔ گرمی لگ رہی تھی تو ٹھنڈک لینے کے لئے آئی ہوں۔ بکری: پانی کا ذائقہ(Taste) کیسا ہے؟ لومڑی: پانی بہت ہی اچھا ہے، ایسا میٹھا اور ٹھنڈا پانی میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں پیا۔ میں خود اتنا پی گئی ہوں کہ ڈر ہے کہیں بیمار ہی نہ پڑ جاؤں۔ تم بھی آجاؤ اور آرام سے پانی پیو، یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے، یہ سُن کر پیاسی بکری پیاس بجھانے کے لئے جھٹ سے کنویں میں کُود گئی۔ لومڑی نے موقع کا فائدہ اُٹھایا اور چھلانگ لگا کر اپنے پاؤں بکری کی کمر پر رکھے پھر فوراً دوسری چھلانگ لگا کر کنویں سے باہر آگئی اور نادان بکری چالاک لومڑی کی باتوں میں آکر وہیں رہ گئی۔

پیارے بچّو! شیطان ہمارا دشمن ہے، ہمیں چاہئے کہ اس کی باتوں میں آکر اپنی دنیا اور آخرت کا نقصان ہونے سے بچائیں۔ اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راضی کرنے والے کام کرکے دنیا اور آخرت کو سنواریں۔ (شعبان المعظم1440)

حکایت:(۴۶) **چیل کی چال**

ایک چیل(Eagle) کئی دن سے کبوتر خانے کے پاس چکر لگا رہی تھی تاکہ کبوتروں کا شکار کرسکے لیکن! ایک بھی کبوتر اس کے ہاتھ نہیں آیا۔ آخر کار چیل کبوتر خانے کے قریب جاکر بولی: پیارے کبوترو! میں تمہاری حفاظت کرنا چاہتی ہوں۔ سردار کبوتر بولا: تم حفاظت کے بہانے ہمارا شکار کرنا چاہتی ہو؟ چیل: ایسا نہیں ہے، میں بھی تمہاری طرح کا ایک پرندہ ہوں۔ تم اگر مجھے اپنا کنگ(King) بنالو تو پھر تمہاری حفاظت کرنا میری ذمّے داری

ہو گی۔ سر دار کبوتر نے منع کر دیا مگر چیل روزوہاں آتی اور بار بار بڑی محبت سے ان باتوں کو دہراتی۔ ایک مرتبہ ایک بلّی نے کبوتر خانے پر حملہ کیا تو وہی چیل بلّی پر جھپٹ پڑی اور پنجے مار مار کر بلّی کو وہاں سے بھگا دیا یہ دیکھ کر سر دار کبوتر کو چیل کی باتوں پر یقین آ گیا کہ چیل ہمیں نقصان نہیں دے گی۔ اگلے دن سارے کبوتروں نے آپس میں مشورہ کیا اور چیل کو اپنا کنگ (King) بنالیا۔ کچھ دنوں تک تو چیل ان کی خوب دیکھ بھال کرتی رہی جس کی وجہ سے کبوتروں کا اس پر بھروسا اور بڑھ گیا اور کبوتر خانے کی چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔ ایک صبح کبوتر دانہ چگ رہے تھے تو چیل ان کے پاس آکر بولی: تم لوگوں نے مجھے اپنا کنگ (King) تو بنالیا ہے، لیکن میں کب تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتی ہوں لہٰذا میں روزانہ اپنی مرضی سے تم میں سے کسی ایک کا شکار کروں گی۔ یہ کہہ کر چیل قریب آئی اور ایک موٹے کبوتر کو پنجوں میں دَبوچ کرلے گئی۔

پیارے بچّو! اعتماد اور بھروسا ہمیشہ اپنوں ہی پر کرنا چاہیے۔ بعض لوگ بڑی چالبازی سے آپ کا اعتماد حاصل کرتے ہیں اور بعد میں نقصان پہنچادیتے ہیں، لہٰذا مدرسہ یا اسکول سے آتے ہوئے اَنجان شخص کچھ بھی بولے یا کھانے کی کوئی چیز دے اس کی بات پر ہر گز اعتماد نہ کریں۔(رمضان المبارک 1440)

حکایت:(۴۷) میمنے کی خواہش

جنگل میں ایک جھیل (Lake) تھی جہاں شام کے وقت سارے جانور آتے اور خوب پانی پیتے تھے۔ سب جانوروں کو دُور سے ساتھ پانی پیتا ہوا دیکھ کر ایک میمنے (بھیڑ کے بچّے، Lamb) کا بھی بڑا دل چاہتا کہ وہ بھی جھیل پر جائے اور خوب پانی پئے لیکن! اس کی ماں اسے وہاں جانے سے منع کر دیتی۔ وہ وجہ پوچھتا تو ماں یہ کہہ کر منع کر دیتی کہ وہاں بڑے بڑے جانور آتے ہیں اور تم ابھی چھوٹے ہو۔ ایک دن میمنے نے جانے کی بہت ضِد کی تو اس کی ماں نے سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا! میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں۔ میمنا بولا: کون سی کہانی؟ ماں: کہانی یہ ہے کہ میری سہیلی کا ایک تمہارے جتنا ہی بچّہ تھا۔ وہ بھی بڑی ضِد کرتا تھا کہ جھیل پر جاکر پانی پئے۔ ایک دن اپنی ماں سے چُھپ کر چلا گیا، وہاں پہنچ کر ابھی اس نے پانی کے چند گھونٹ ہی پیے تھے کہ سامنے کھڑا بھیڑیا (Wolf) اس کی طرف آیا اور بولا: تم پانی گندا کیوں کر رہے ہو دیکھتے نہیں میں پانی پی رہا ہوں! اس نے ڈرتے

ڈرتے کہا: پانی تو صاف ہے اس میں کوئی گندگی نہیں۔ بھیڑیئے نے غصّے میں اس پر حملہ کر دیا اور اس کو کھا گیا۔ میمنا یہ سُن ڈر گیا اور بولا: امّی جان! اب میں وہاں نہیں جاؤں گا یہیں سے دیکھتا رہوں گا۔

پیارے بچّو! ہماری کسی خواہش کو والدین پورا نہ کریں تو ہمیں چاہئے کہ انہیں تنگ نہ کریں اور ان کی بات مان لیں۔ ہمارے بڑے ہمیشہ ہمارے فائدے کے بارے میں سوچتے ہیں ہو سکتا ہے وہ چیز ہمارے لئے نقصان دہ ہو اور ہمیں اس کا پتا نہ ہو۔ (ذوالقعدۃ الحرام 1440)

حکایت: (۴۸) دھوکے باز بھیڑیا (Cheater Wolf)

ایک مرتبہ پوری رات تیز ہواؤں کے ساتھ بارش ہوتی رہی۔ جس سے جنگل کے جانور ڈر گئے اور اپنے گھروں میں صبح ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ صبح کے وقت جانور باہر نکلے تو انہیں ہر طرف برسات کا پانی اور تیز ہواؤں کی وجہ سے گرے ہوئے درخت نظر آئے۔ دیگر جانوروں کی طرح لمبے سینگ والا ہرن (Deer) بھی جنگل کی صبح کا مزہ اٹھانے سیر کو نکل پڑا۔ راستے میں اسے گھنے درختوں کے پاس سے آوازیں سنائی دیں کہ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے: "کوئی ہے؟ میری مدد کرو۔" ہرن دوڑا دوڑا وہاں پہنچا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک بھیڑیئے (Wolf) کے اُوپر درخت کی شاخ گری ہوئی ہے اور وہ درد سے چِلّا رہا ہے۔ ہرن کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا، پھر اس کی مدد کئے بغیر وہاں سے جانے لگا۔ بھیڑیا: پیارے ہرن! مجھے بچاؤ گے نہیں؟ ہرن: اگر میں نے تمہیں بچایا تو آزاد ہونے کے بعد تم مجھ پر حملہ کر دوگے۔ بھیڑیا: اپنی جان بچانے والے کے ساتھ میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں، میں عمر بھر تمہارا احسان نہیں بُھولوں گا۔ ہرن: اچھا ٹھیک ہے، لیکن میں اکیلے اس شاخ کو کیسے اٹھاؤں گا؟ بھیڑیا: اپنے سینگ اس کے نیچے دے کر زور لگاؤ، میں بھی اُٹھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ بہت کوشش کے بعد وہ بھیڑیا شاخ سے نکل آیا۔ آزاد ہونے کے بعد بھیڑیئے نے پہلے کچھ دیر سانس لیا پھر بڑی خطرناک نظروں سے ہرن کو گُھورنے لگا، ہرن نے اس کا ارادہ بھانپ کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی مگر نہ بھاگ سکا اور دھوکے باز بھیڑیئے کا لقمہ بن گیا۔

پیارے بچّو! کسی کی مدد کرنا اچّھی بات ہے کہ جو لوگوں کی مدد کرتا ہے اللہ پاک اس کی مدد کرتا ہے۔ مگر! کچھ لوگ دھوکے باز

www.farzuloom.net

اور ناشکرے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کی مدد کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا تو دُور کی بات بلکہ اسی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں ایسوں سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔(ربیع الثانی 1441)

ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

www.farzuloom.net